خلافت لائبریری ربوہ

اتوار
26- نومبر 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۲۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 266 | اتوار 3 رجب-1416ھ' 26 نبوت 1374 ہش' 26- نومبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جو لوگ پاکیزگی قلب کی فکر نہیں کرتے تو اگر رسم و عادت کے طور پر وہ سینکڑوں ٹکریں مارتے ہیں ان کو کچھ فائدہ نہ ہو گا۔ اعمال کے باغ کی سرسبزی پاکیزگی قلب سے ہوتی ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) کہ وہی بامراد ہو گا جو کہ اپنے قلب کو پاکیزہ کرتا ہے اور جو اسے پاک نہ کرے گا بلکہ خاک میں ملا دے گا یعنی سفلی خواہشات کا اسے مخزن بنا رکھے گا۔ وہ نامراد رہے گا۔ اس بات سے ہمیں انکار نہیں ہے کہ خدا کی طرف آنے کے لئے ہزار ہا روکیں ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتیں تو آج صفحہ دنیا پر نہ کوئی ہندو ہوتا نہ عیسائی۔ سب کے سب مسلمان نظر آتے لیکن ان روکوں کو دور کرنا بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ وہی توفیق عطا کرے تو انسان نیک و بد میں تمیز کر سکتا ہے۔ اس لئے آخر کار بات پھر اسی پر آٹھہرتی ہے کہ انسان اسی کی طرف رجوع کرے تاکہ قوت اور طاقت دیوے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 222)

ذکر الٰہی کی جان اللہ تعالیٰ کی سچی محبت ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"اسی طرح پر لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق اور محبت پیدا کرتے ہیں۔ وہ کسی حال میں بھی خدا تعالیٰ کو فراموش نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ صوفی کہتے ہیں کہ عام لوگوں کے رونے میں اتنا ثواب نہیں جتنا عارف کے ہنسنے میں ہے"۔

بہت پیاری بات ہے۔ فرماتے ہیں کہ عام لوگوں کے رونے میں اتنا ثواب نہیں جتنا عارف کے ہنسنے میں ہے کیونکہ وہ ہنستا بھی ذکر الٰہی کے ساتھ ہے اور اس کے ساتھ بھی اللہ کا پیار اور اس کی محبت وابستہ ہوتی ہے۔ ایک دفعہ حضرت عبدالقادر جیلانی سے کسی نے پوچھا کہ آپ اتنے بڑے بزرگ کہلاتے ہیں اور ہیں بھی۔ آپ کی دعائیں قبول ہوتیں اور بڑے بڑے اعجاز آپ سے ظاہر ہوتے ہیں لیکن آپ کو کپڑوں کا اتنا کیا شوق ہے؟ اتنے خوبصورت کپڑے پہنتے ہیں اتنا اچھا لباس رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم جب تک خدا مجھے نہیں کہتا کہ اے عبدالقادر یہ پہن اور یہ پہن۔ میں وہ نہیں پہنتا یہ ہے ضرورت کا دعا بننا اور پھر دعا کا قبول ہو جانا۔ ہر ایک کو کیوں نہیں خدا ایسے کہتا۔ حضرت عبدالقادر سے برتر بزرگ انبیاء تھے ان کے متعلق یہ بات نہیں ملتی۔ معلوم ہوتا ہے بچپن سے دل میں ایک نفاست بھی تھی اور کپڑے اچھے لگتے تھے اور خدا کی خاطر سب کچھ بھلا دیا تھا۔ پس جس نے خدا کی خاطر اپنی ایک گہری تمنا کو بھلا دیا اللہ نے اس تمنا کو نہیں بھلایا۔ اور وہ خود فرماتا تھا کہ اے عبدالقادر یہ کپڑا پہن یہ تجھے اچھا لگے گا۔ اور یہ دنیا کے عام تعلقات میں بھی بات دیکھی گئی ہے۔ بعض بیویاں خاوندوں سے مطالبے نہیں کرتیں تو وہ ماں باپ اگر توفیق رکھتے ہیں اور ذہین ہوں تو وہ خود دیکھ کر کہتے ہیں اگر ماں ہے تو بیٹی کو کہے گی بیٹی یہ کپڑا تم پر اچھا لگے گا یہ ضرور لے لو۔ بعض بیاہ شادی کے بعد غریب گھروں میں چلی جاتی ہیں یا ان کے خاوند بعد میں غریب رہ جاتے ہیں تو ان کی مائیں بھی اس بہانے سے کہ ان کی غیرت کو ٹھیس نہ لگے کوئی چیز پسند کر کرکے ان کو دیتی ہیں۔ یہ سارے محبت کے رشتے ہیں اور ذکر الٰہی کی جان محبت ہے اگر محبت نہ ہو تو منہ کے ذکر کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتے۔ صرف تسبیح پھیرنے والی بات ہے۔ تسبیح کے دانوں سے خدا ہاتھ نہیں آتا بلکہ جو خدا کا ذکر کرتا ہے وہ تسبیح کے دانے بن جاتا ہے اسے دیکھ کر لوگ خدا یاد کرتے ہیں وہ ایک خدا نما وجود بن جاتا ہے اور یہ بات اللہ کی محبت کے بغیر انسان کو نصیب نہیں ہو سکتی۔

(از خطبہ ۲۵- مارچ ۹۴ء)

اخلاق ہی ساری ترقیات کا زینہ ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

دعا کرنے والے کو حقیقی مرادیابی حاصل ہوتی ہے

جو شخص روح کی سچائی سے دعا کرتا ہے وہ ممکن نہیں کہ حقیقی طور پر نامراد رہ سکے بلکہ وہ خوشحالی جو نہ صرف دولت سے مل سکتی ہے اور نہ حکومت اور نہ صحت سے بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہے، جس پیرایہ میں چاہے وہ عنایت کر سکتا ہے ہاں وہ کامل دعاؤں سے عنایت کی جاتی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے تو ایک مخلص صادق کو عین مصیبت کے وقت میں دعا کے بعد وہ لذت حاصل ہو جاتی ہے جو ایک شہنشاہ کو تخت شاہی پر حاصل نہیں ہو سکتی۔ سو اسی کا نام حقیقی مرادیابی ہے جو آخر دعا کرنے والے کو ملتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نکاح

○ مکرم خوشی محمد شاکر صاحب مربی سلسلہ سیرالیون لکھتے ہیں:-

مکرمہ عزیزہ مبشرہ خلیل صاحبہ بنت مکرم خلیل احمد صاحب مبشر امیر مربی انچارج سیرالیون کا نکاح مکرم صغیر احمد صاحب آف جرمنی ابن مکرم چوہدری غفور احمد صاحب آف کیلگری کینیڈا کے ساتھ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے 95-7-31 کو اسلام آباد لندن میں پڑھا۔

مورخہ 95-10-2 کو تقریب رخصتانہ آلٹ باخ جرمنی میں عمل میں آئی اور 95-10-3 کو دعوت ولیمہ ہوئی جس میں عزیز واقارب کے علاوہ جماعتی عہدیداروں نے شرکت کی۔

اسی طرح محترم امیر صاحب کی دوسری بیٹی مکرمہ عزیزہ منورہ خلیل صاحبہ کا نکاح مکرم چوہدری غفور احمد صاحب کے دوسرے بیٹے مکرم مسرور احمد صاحب آف کیلگری کینیڈا کے ساتھ حضرت صاحب نے بعوض مبلغ پانچ ہزار کینیڈین ڈالرز اسی روز پڑھا اور دعا کروائی دونوں بہنیں مکرم چوہدری ناظر علی صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 60 ر-ب کھیم سنگھ والا ضلع فیصل آباد کی پوتیاں اور مکرم مولوی محمد دین صاحب امیر جماعت احمدیہ چک نمبر 69 ر-ب گھسیٹ پور ضلع فیصل آباد کی نواسیاں ہیں۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی برین ہیمرج کی وجہ سے شدید بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے ان کی کامل اور جلد صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عشرہ وقف جدید

تسلی فرمائیں کہ جماعت کے جملہ افراد۔ مرد۔ عورتیں۔ بچے۔ بچیاں وقف جدید میں شامل ہو چکے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

26- نبوت 1374 ھش — 26 - نومبر 1995ء

تاریکی اور روشنی - بدی اور نیکی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں۔ ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے وہ اس برکت کو نہیں پا سکتا۔ جو صاف دلوں کو ملتی ہے۔ کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے۔ کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا ان کا۔ وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے۔"

اس مختصر سے ارشاد میں ہمیں اپنی زندگی کو بہتر طریق پر گزارنے کے کئی نکات ملتے ہیں۔ پہلی بات جو ہمیں ہمیشہ اپنے سامنے رکھنی چاہئے اور جس سے بڑھ کر کوئی حقیقت نہیں ہو سکتی۔ وہ یہ ہے کہ تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں روشنی آئے تو تاریکی ختم ہو جاتی ہے اور اگر روشنی بجھا کر تاریکی کا ماحول بنا دیا جائے تو روشنی باقی نہیں رہ سکتی۔ یہاں تاریکی اور روشنی سے مراد ہمارے دل کی اچھائی اور برائی ہے۔ اگر کوئی سمجھے کہ تھوڑی سی برائی اور تھوڑی سی اچھائی کو ساتھ ساتھ چلا کر اپنی زندگی گزار لی جائے۔ تو یقیناً وہ ایسا نہیں کر سکتا۔ یا روشنی کو تاریکی پر غالب آنا چاہئے یا اگر تاریکی ہو تو روشنی سے محرومی کا احساس پیدا ہونا چاہئے۔ پس چونکہ تاریکی اور روشنی ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتیں اور حقیقت میں تاریکی کو کوئی بھی اچھا نہیں سمجھتا اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم ہر نیکی پر عمل کرنے کی کوشش کریں اور اپنی روشنی کو قائم رکھتے ہوئے اسے مزید بڑھانے کی سعی میں مشغول رہیں۔ ایسا کرنے کے لئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے ساتھ سچائی سے پیش آئیں۔ ہمارے اندر کوئی پیچ در پیچ بات نہیں ہونی چاہئے۔ خدا تعالیٰ تو ہماری پوشیدہ باتوں کو بھی جانتا ہے اور ہماری کنہ تک وہ نہ صرف دیکھتا ہے بلکہ اسے پہچانتا ہے۔ اس کے ساتھ ٹیڑھا ہونے کا مطلب دراصل اپنے ساتھ ٹیڑھا ہونا ہے کیونکہ خدا کے ساتھ تو ٹیڑھا ہو کر انسان کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔ جس برکت کی ہماری زندگی کو ضرورت ہے وہ صفائی' دل سے ملتی ہے۔ دل صاف ہو تو زبان پر بات بھی ٹھیک آئے گی اور ہمارے اعمال بھی راہ راست پر ہوں گے حضرت صاحب فرماتے ہیں "کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں۔ ہمیں وہی خوش قسمت لوگ بننا چاہئے جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں۔" اور خدا تعالیٰ سے جو وفاداری کا عہد جو ہم نے باندھا ہے اس پر قائم رہنا چاہئے۔ ہر وہ شخص جو اپنے اس عہد پر قائم رہتا ہے اسے خدا تعالیٰ ضائع نہیں کرتا۔ پس حضرت صاحب کے اس ارشاد کے ہر لفظ کو سامنے رکھ کر ہمیں زندگی گزارنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

آج کی بات پہ اترانا عبث ہے اے دوست
کل کو کیا ہو گا کسی کو بھی یہ معلوم نہیں
بات جب بنتی ہے ہو جائے جو انجام بخیر
اور یہ بات ہر اک شخص کا مقسوم نہیں

ابو الاقبال

شاعر کا آنسو

جس وقت شاعر روتا ہے شب کو
اندھیرا روشن ہوتا شب کو

غم کو جہاں سے دھوتا ہے شب کو
تخمِ مسرّت بوتا ہے شب کو

شاعر کا آنسو ہے مثلِ شبنم
جس سے ہرا ہے گلزارِ عالم

ہے ایک دریا درد و الم کا
دوزخ ہے جس کا چھوٹا سا کونا

جب اس میں شاعر ہے ڈوب جاتا
ہوتا ہے اس سے فردوس پیدا

شاعر کا آنسو ہے مثلِ گوہر
عشرت کے دل کا ہے جو کہ زیور

ٹوٹا ہوا ہو جب سازِ شاعر
دل ریش جب ہو آوازِ شاعر

ہوتا ہے افشا تب رازِ شاعر
ہوتی ہے غم سے پروازِ شاعر

شاعر کا آنسو ہے ایک نغمہ
اُٹھتا ہے جس سے طوفاں طرب کا

روشن دین تنویر

اگر سچی محبت ہو تو خدا تعالیٰ بہت دعائیں سنتا ہے

خدا تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ تم اس کے حضور پاک دل لے کر آ جاؤ صرف شرط اتنی ہے کہ اس کے مناسب حال اپنے آپ کو بناؤ۔ اور وہ سچی تبدیلی جو خدا تعالیٰ کے حضور جانے کے قابل بنا دیتی ہے۔ اپنے اندر کر کے دکھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میں عجیب در عجیب قدرتیں ہیں۔ اور اس میں لا انتہاء فضل و برکات ہیں۔ مگر ان کے دیکھنے اور پانے کے لئے محبت کی آنکھ پیدا کرو۔ اگر سچی محبت ہو تو خدا تعالیٰ بہت دعائیں سنتا ہے۔ اور تائیدیں کرتا ہے۔ لیکن شرط یہی ہے کہ محبت اور اخلاص خدا تعالیٰ سے ہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا غلام باری سیف

حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ

مولانا غلام باری سیف حضرت حسانؓ کے متعلق مزید کہتے ہیں۔

مسند احمد بن حنبل جلد 4 ص 166 حاشیہ پر روایت ہے کہ جب قریش کے ہجو کا جواب دینے کا ارادہ کیا گیا تو حضور ﷺ نے کعبؓ کو کہلا بھیجا تو انہوں نے قریش کی ہجو کا جواب دیا۔ تو حضور ﷺ کو پسند نہ آیا۔ پھر حضرت عبد اللہؓ بن رواحہ کو اس غرض کے لئے کہا گیا۔ انہوں نے ہجو کا جواب دیا تو وہ بھی حضور ﷺ کو پسند نہ آیا۔ اس کے بعد حسانؓ کو کہا گیا۔ جب لوگ ان کے پاس آئے تو حضرت حسانؓ نے کہا کہ اب وقت آیا کہ تم اس شیر کو بلاؤ جو اپنی دم ہلا رہا ہے اور پھر اعتماد سے پُر حسان نے کہا کہ میں ان کو اس زبان سے ٹھیک کر دوں گا۔ اور ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا اور اپنی زبان باہر نکالی۔ ایک راوی کہتے ہیں کہ خدا کی قسم حسان کی زبان سانپ کی زبان کی طرح تھی۔

آپ نبی کریم ﷺ کے ہم زلف تھے۔ ماریہ کی بہن سیرین ان کے عقد میں آئیں جن کے بطن سے عبد الرحمان پیدا ہوئے۔ جو ابراہیم ابن رسول اللہ ﷺ کے خالہ زاد تھے۔ جب مسلمان ہوئے تو مے نوشی ترک کر دی۔ ایک موقعہ پر ان کے قبیلہ کے چند نوجوان مے نوشی میں مصروف تھے۔ انہوں نے دیکھا تو ڈانٹ پلائی۔ انسان فطرتاً بہانہ جو ہے۔ ان نوجوانوں نے شراب کی تعریف میں آپ کا ایک شعر پڑھ دیا۔ اور کہا یہ سب آپ کا فیض ہے۔ آپ نے فرمایا یہ میرا جاہلیت کا شعر ہے۔ خدا کی قسم جب سے مسلمان ہوا ہوں۔ شراب کو منہ نہیں لگایا۔

ایک موقعہ ایسا بھی آیا کہ حضور ﷺ کے اس خادم شاعر سے ایک لغزش ہوئی اور یہ لغزش واقعہ افک ہے۔ حدیث کی کتب میں اس کی تفصیل موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ام المومنین حضرت عائشہؓ کی بریت قرآن پاک میں نازل فرما دی۔ اپنی غلطی پر پشیمان یہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں ایک موقعہ پر حاضر ہوئے تو یہ شعر آپ کی تعریف میں کہا۔ کہ وہ پاک دامن اور دانشمند ہے۔ کسی پر تہمت نہیں لگاتیں۔ وہ ایسی حالت میں صبح کرتی ہے کہ غافلوں کا گوشت نہیں کھایا ہوتا۔ مراد یہ کسی کی غیبت نہیں کرتیں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا لیکن تم ایسے نہیں ہو۔ یعنی تہمت میں بھی ملوث ہوئے اور غیبت سے بھی بچ نہ سکے۔

ایک دن یہ حضرت عائشہؓ خدمت میں حاضر تھے حضرت مسروق آئے انہوں نے عرض کی کہ ام المومنین آپ اسے کیوں شرف باریابی فرماتی ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا میں اسے مجلس سے کیسے اٹھا دوں۔ یہ قریش کے مقابلے میں حضور ﷺ کی طرف سے قریش کی ہجو کرتا تھا۔ یہ میرے آقا کا دفاع کرتا تھا۔ ایک موقعہ پر عروہ نے کچھ کہنا چاہا تو ام المومنینؓ نے فرمایا یہ وہ شخص ہے جس نے یہ شعر کہا تھا۔ میرا باپ اور اس کا باپ اور میری عزت رسول کریم ﷺ کی عزت کے سامنے ڈھال بن جائیں گے۔ جسے حضور ﷺ سے حقیقی محبت ہو گی وہ یقیناً اس بارہ میں حضرت عائشہؓ کی سیرت پر قدم مارے گا۔ کہ محمد مصطفیٰ ﷺ سے کسی رنگ میں محبت کرنے والے کے قصور بہر حال نظر انداز ہونے چاہئیں۔ ایک موقعہ پر حضرت عباسؓ کے سامنے کسی نے حضرت حسانؓ کو برا بھلا کہا تو آپ نے فرمایا ایسا مت کہو۔ اس نے اپنی زبان اور جان کے ساتھ حضور ﷺ کی رفاقت میں جہاد کیا ہے۔

حضرت حسان اپنی خوبیوں کے باوجود دل کے بہت کمزور تھے یہ کسی غزوہ میں نبی رسول اکرم ﷺ کے ساتھ حاضر نہ تھے۔ کیوں کہ دل کے کمزور تھے۔

جنگ احزاب کے موقعہ پر جب مستورات کو ایک محفوظ جگہ پر مدینہ میں اکٹھا کر دیا گیا حضور کی پھوپھی حضرت صفیہؓ نے دیکھا کہ ایک یہودی اس قلعے کے گرد چکر کاٹ رہا ہے۔ باہر حضرت حسانؓ تھے۔ حضرت صفیہؓ نے کہا کہ اسے مار دو۔ حضرت حسانؓ نے جواب دیا میرے پاس اس کا علاج نہیں۔ حضرت صفیہ نے خیمے کی ایک لمبی چوب سے اسے مار ڈالا اور حضرت حسان کو فرمایا لو اب اس کا سر کاٹ دو اور اس کی زرہ اتار لو۔ حضرت حسان نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ یہ ان کے بس کا روگ نہ تھا۔ لیکن اس میں کیا شک ہے کہ انصار نے حضور ﷺ کی مدد جان و مال سے کی تو حضرت حسان نے خداداد قوت یعنی شعر کے ذریعے یہ خدمت سرانجام دی۔

حضرت حسان کے مرثیے کتب میں درج ہیں۔ اور ان میں سب سے مشہور مرثیہ وہ ہے جو آنحضرت ﷺ کے بارے میں حضرت حسان نے کہا اور بالخصوص یہ شعر اے میرے آقا تو میری آنکھ کی پتلی تھا۔ تو فوت ہو گیا تو میری آنکھیں جاتی رہیں۔ اب جو چاہے مرے مجھے تو تیرا ہی غم تھا۔ اس واقعہ کو چودہ صد سال ہونے والے ہیں۔ ہر عاشق رسول اس شعر کو پڑھتا ہے اور اس کی آنکھیں ڈبڈبا جاتی ہیں۔ اس عشق و محبت میں ڈوب کر کس پیاری زبان سے حسان نے یہ راگ الاپا کہ اس رسول بطحا ﷺ کی محبت میں فنا ہونے والا جب اس شعر کو پڑھتا ہے تو اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی ہے۔............

حضرت حسانؓ نے نبی کریم ﷺ سے احادیث روایت کیں اور ان سے ان بزرگوں نے روایات لیں براء بن سعید بن مصیب ابو مسلمہ بن عبد الرحمان۔ ابوالحسن (جو بنی نوفل کے آزاد کردہ غلام تھے) عبد الرحمان بن حسان بن ثابت۔ خارجہ بن زید بن ثابت۔ یحیٰ بن عبد الرحمان بن حاتف۔

چوہدری عبد الحق

حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب

خاکسار کو ویسے تو حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سے قریباً 30 سال ملنے کا شرف حاصل رہا۔ سب سے پہلے 1947ء میں ملنے کا شرف اس وقت حاصل ہوا جب آپ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی ملاقات کے لئے رتن باغ تشریف لائے جضرت صاحب کی ملاقات کے بعد کوٹھی کے صحن میں تشریف لائے ہم سب احباب اس وقت موجود تھے سب نے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ اس کے بعد آپ حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب آف مالیر کوٹلہ کے ساتھ مصروف گفتگو رہے۔ قادیان سے نقل مکانی کے بارے میں حضرت نواب صاحب سے گفتگو ہوتی رہی۔ حضرت چوہدری صاحب نے فرمایا کہ مجھے ایک بات کا بہت افسوس ہے میری کوٹھی بیت الظفر قادیان میں میری لائبریری جو ضائع ہو گئی ہے اس میں بہت قیمتی کتابیں تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر وہ محفوظ ہو جاتی تو جماعت کے لئے کام آتی پھر فرمایا کہ میں نے دور دراز سے کتب لائبریری میں اکٹھی کی تھیں جس کی مالیت ایک لاکھ روپیہ تھی۔ آپ بار بار فرماتے کہ مجھے اس کا بہت افسوس ہوا قیمتی خزانہ تھا جو ضائع ہو گیا۔ جو جماعت کے کام نہ آ سکا۔ پھر آپ تشریف لے گئے۔ دوسری دفعہ آپ کو ملنے کا شرف 54-12-26 کو جلسہ سالانہ ربوہ میں ہوا حضرت چوہدری صاحب باوجود اس بات کے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اہم مقام حاصل تھا۔ پھر بھی آپ نظام سلسلہ اور قانون کے ہمیشہ پابند رہے۔ ان دنوں جلسہ سالانہ گرلز ہائی سکول کے احاطہ میں ہوا کرتا تھا۔ حضرت چوہدری صاحب اپنی کوٹھی بیت الظفر ربوہ سے تشریف لائے۔ ہم لوگ سٹیج کا ٹکٹ لینے کے لئے قطار میں کھڑے تھے۔ جس کا انتظام احاطہ جلسہ گاہ میں ہی تھا۔ حضرت چوہدری صاحب آکر قطار میں ہمارے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ قریباً 10 آدمی قطار میں آپ کے آگے تھے۔ آپ پورے اطمینان کے ساتھ اپنی باری کا انتظار کرتے رہے باری آنے پر آپ نے سٹیج کا ٹکٹ لیا۔ اور سٹیج پر تشریف لے گئے۔

خاکسار کو حضرت چوہدری صاحب کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع لمبا عرصہ رہا آپ ہمیشہ اپنے آپ کو عام لوگوں کی طرح پیش کرنا زیادہ پسند فرماتے۔ خاکسار کا مستقل تعلق ایک خواب کی بناء پر ہوا 1955ء کی بات ہے میں نے ایک خواب دیکھا کہ میں البشریٰ کوٹھی جو اس وقت حضرت میاں بشیر احمد صاحب کی قیام گاہ تھی وہاں ایک ٹیوب ویل ہے اس کے کونے پر کھڑا ہوں۔ اتنے میں حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب تشریف لائے اور مجھے ارشاد فرمایا یہ ٹوپی کس کی ہے۔ میں نے عرض کیا کہ یہ ٹوپی حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی ہے۔ پھر فرمایا آپ دکھائیں تو میں نے ٹوپی اتار کر حضرت میاں صاحب کو دے دی۔ حضرت میاں صاحب نے خود پہن لی اور بڑی تعریف فرمائی اور خوش ہوئے اور مجھے واپس کر دی۔ پھر میں خواب سے بیدار ہو گیا۔ یہ خواب میں نے حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو نیویارک لکھ کر بھیجی۔ جواب تو واپس نہ آیا اس لئے کہ چوہدری صاحب کو خط نہ مل سکا چند دنوں کے بعد چوہدری صاحب ربوہ تشریف لے آئے۔ میں بیت الظفر ربوہ ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ اور ملاقات میں اپنی خواب سنائی آپ نے فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ خواب ظاہری طور پر بھی پوری ہونی چاہئے چنانچہ آپ نے اپنی ٹوپی مجھے عطا فرمائی۔ اس موقع پر محترم مولانا ابو المنیر نور الحق بھی تشریف رکھتے تھے۔ آپ نے مولوی صاحب کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ اب مجھے ٹوپیوں کی دوکان ڈال لینی چاہئے اس پر سب ہنس پڑے۔ خاکسار ٹوپی لے کر واپس آگیا یہ ٹوپی 40 سال سے میرے پاس محفوظ ہے۔ اس کے بعد چوہدری صاحب سے ملاقاتوں کا سال میں دو دفعہ موقع ہمیشہ ملتا رہا۔ کبھی ربوہ اور کبھی لاہور میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی ملاقاتوں سے بہت فائدہ اٹھایا آپ کی بہت سی نیک باتیں سنیں اور اس پر عمل کرنے کی توفیق پائی۔ اسی طرح چوہدری صاحب سے بہت قرب حاصل کیا۔ اور آپ کی صحبت سے بہت فائدہ اٹھایا۔ آپ اپنے ملنے والوں کا خاص خیال فرمایا کرتے تھے۔ آپ مہمان نواز اس قدر تھے کہ چائے وغیرہ کے لئے ہمیشہ اپنے کارکنان کو ارشاد فرماتے۔ آپ اس قدر توجہ سے سارے حالات دریافت فرماتے جیسے ملنے والے آپ کے گھر کے لوگ ہیں۔ اور ہمیشہ فرماتے۔ کہ میرے لائق کوئی خدمت ہو تو ارشاد فرمائیں۔ اور ہمیشہ یہ لفظ دوہراتے اور مجھے شرم آتی کہ چوہدری صاحب میرے بارے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدہ نصرت زین پٹس برگ کیلیفورنیا.......

مکرم بریگیڈیئر سید ضیاء الحسن

مضمون نگار لکھتی ہیں۔

آپ سے غائبانہ تعارف اس لئے ہے کہ ہم پندرہ سال کے قریب کراچی میں رہے۔ ڈیفنس سوسائٹی میں۔ میں وہاں دس سال تک اللہ کے فضل سے لجنہ کی سیکرٹری رہی۔ آپ کی بیٹی بشریٰ سلیمان طاہر۔ آپ کی بہن (وفات یافتہ) بیگم حفیظ سلطان طاہر اور آپ کی بہو حکمی میری واقف ہیں مسعود طاہر صاحب بھی میرے شوہر میجر زین العابدین کو جانتے ہیں۔ ہم سب ڈیفنس سوسائٹی کراچی میں ہمسائے رہے۔ آج کل میرے شوہر زین العابدین صاحب پٹس برگ کیلیفورنیا شہر کے خدا کے فضل سے مربی ہیں۔ مولوی محمد صدیق صاحب شاہد گورداسپوری میرے سمدھی ہیں۔ ان کے بڑے بیٹے محمد نصیر صدیق سے میری بڑی بیٹی عزیزہ صبوحی بیاہی ہوئی ہے۔ یہ لوگ بھی کیلیفورنیا کے شہر سان جوسے میں رہتے ہیں۔

ماموں جان (حضرت) میر اسحاق صاحب کی بیٹی سیدہ بشریٰ بیگم میری بھاوج ہیں۔ میرے بھائی میجر سید سعید احمد صاحب لاہور سے بیاہی ہوئی ہیں۔ ان کی ایک بیٹی ڈاکٹر (صاحبزادہ) مرزا منور احمد کے بیٹے مرزا عمر احمد سے بیاہی ہوئی ہے۔ دوسری بھتیجی آپا حکمی حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی بڑی بہن کے بیٹے سید خالد احمد سے بیاہی ہوئی ہے۔ یہ سب اللہ کا کرم ہے۔ امید ہے میرا شناختی کارڈ اچھا خاصا بن گیا ہے۔ دعا کریں کہ میں الفضل اخبار کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور لکھتی رہا کروں میرا بڑا دل کرتا ہے لکھنے کو۔ آپ دعا کریں۔ اللہ مجھے صحت دے۔ میرے شوہر زین العابدین صاحب جن کو زین کے نام سے بھی بولا جاتا ہے آپ کو غائبانہ سلام عرض کرتے ہیں۔

میرے پیارے بھائی ڈاکٹر سید ضیاء الحسن 74 سال کی عمر میں 31۔ جولائی 1994ء کو مختصر علالت کے بعد راولپنڈی C.M.H میں وفات پا گئے۔ وفات سے تین روز قبل برین ہیمرج ہوا۔ اور بے ہوش رہے۔ اور اسی دوران اللہ کے حکم سے اللہ کے حضور حاضر ہو گئے۔ یقیناً ہم اسی کے ہیں۔ اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ بھائی چونکہ موصی تھے۔ اس لئے اگلے روز ان کی میت ربوہ لے گئے۔ راولپنڈی گھر پر بھی جنازہ ادا کیا گیا۔ کثیر تعداد نے جنازہ ادا کیا۔ مکرم سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے جنازہ پڑھایا۔ جس میں پھر کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ جنازہ کے بعد بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت 6۔ اگست 1994ء کو جنازہ غائب لندن میں پڑھا۔ اور یوں میرے بھائی ہمیشہ ہمیش کے لئے ہم سے اوجھل ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ میرے بھائی کو بے حساب بخش دے۔ جنت میں اعلیٰ مقام دے۔

ڈاکٹر بھائی کی یاد دل میں ایسی تازہ دم ہے۔ لگتا ہی نہیں کہ فوت ہو گئے ہیں۔ میرے بھائی کے لئے اللہ کا حکم آگیا تھا۔ آخر ہم سب بہن بھائیوں نے اپنی زندگی میں اپنے پیارے بھائی ہمدرد بھائی کی جدائی کو محض اللہ کی خاطر صبر سے برداشت کر لیا۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

بھائی ڈاکٹر سید ضیاء الحسن جو کہ سید ظہور الحسن احمدی آف لدھیانہ کے فرزند تھے۔ میرے والد صاحب بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے تھے۔ اپنے خاندان میں واحد احمدی تھے۔ والدہ صاحبہ بھی اپنے خاندان میں پہلی احمدی خاتون تھیں۔ انہوں نے بھی والد صاحب کے بعد بیعت کی۔ ہم سب اللہ کے فضل سے پیدائشی احمدی ہیں۔ بھائی مالاکنڈ (صوبہ سرحد) میں پیدا ہوئے۔ پشاور اسلامیہ کالج سے تعلیم حاصل کی۔ پھر King Edward Medical College.Lahore سے ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کی ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کی۔ اور 1944ء میں فوج میں بھرتی ہو گئے۔ 1944ء میں جنگ عظیم دوئم میں ایران و عراق بدل کر چلے گئے۔ انگریزوں کی فوج کا نام Pi- Forces تھا۔ اسے Join کر لیا۔ جنگ عظیم ختم ہونے کے بعد پونا (انڈیا) سے T.B. کی بیماری کا کورس کیا۔ پھر Para-Trooper کورس کیا۔ ہوائی جہاز سے چھلانگیں لگانے کو Para-Trooper کہتے ہیں۔ باضابطہ وردی پر پاس ہونے کے بعد Wing شکل کا بیج ملا تھا۔ وردی پر لگا رہتا تھا۔ کاکول میں 1948ء میں TB ہسپتال کے انچارج رہے۔ اس کے بعد Field Ambulence میں بدل گئے۔ مختلف چھاؤنیوں میں تبدیل ہوتے رہے۔ 1961ء۔ 1963ء چاٹگانگ (مشرقی پاکستان) کے C.M.H. کے کمانڈنگ آفیسر کے طور پر بدلی ہوئی۔ 1964ء میں حیدر آباد کے C.H.M میں O.C تعینات ہو گئے۔ 1964ء میں ہی رن آف کچھ ریگستان میں انڈیا نے حملہ کر دیا۔ ان دنوں بریگیڈیئر افتخار جنجوعہ صاحب بریگیڈ کمانڈر تھے۔ یہ نڈر فوجی افسر تھے۔ بیس۔ پچیس میل انڈیا کے علاقہ میں فتح کر کے اندر چلے گئے۔ جس سے کہ انڈیا کے فوجیوں کا Morale بہت پست ہو گیا۔ یہ افتخار جنجوعہ احمدی اللہ کے فضل سے تھے۔ بعد میں یہ جنرل بن گئے تھے۔ 1971ء کی انڈیا پاکستان کی جنگ میں چھمب جوڑیاں کے محاذ پر قربان ہو گئے۔ ان ہی دنوں بھائی ڈاکٹر کو حیدر آباد کا سٹیشن کمانڈر بھی بنا دیا گیا تھا۔ کیونکہ اس زمانہ میں رسل و رسائل یعنی Lodgistic کی ساری ذمہ داری بھائی پر تھی۔ بھائی ڈاکٹر نے کمال جرات و محنت سے یہ کام دن رات لگا کر بہادری سے دوران جنگ انجام دیا۔ اس بات پہ فوج نے بہت خراج تحسین دیا۔ کہ ایک C.M.H کے کمانڈنگ آفیسر نے کمال مستعدی سے اس کام کو نبھایا۔ اس کارنامے کی وجہ سے اللہ نے بریگیڈیئر بنا دیا۔ یہ محض اللہ کا فضل اور احمدیت کی برکت ہی تھی۔ پھر ملتان C.M.H کے O.C رہے۔ وہاں سے فل کرنل ہو کر کھاریاں چھاؤنی بطور D.M.S آگئے۔ یعنی ڈپٹی ڈائریکٹر میڈیل سروسز میں رہے۔ اڑھائی سال کے بعد بریگیڈیئر بن کر آزاد کشمیر کے D.M.S یعنی ڈائریکٹر میڈیکل سروسز میں تبادلہ ہو گیا۔ اور پھر تین سال کے بعد عزت سے پنشن ہو گئی۔

ڈاکٹر بھائی نے ایک کامیاب ڈاکٹر اور فوجی افسر کے طور پر نوکری کی۔ اللہ کے فضل سے بہت عزت پائی۔ ابھی تک ان کے وقت کے لوگ جو کہ نچلے Rank کے تھے۔ وہ صوبیدار میجر ابھی تک مختلف C.M.H میں ملازم ہیں۔ جب دوائی سٹور سے لینے جاؤ۔ بھائی کا نام لو۔ بڑا ہی احترام ان کا نام سن کر کرتے۔ اور دوائی ہمیں ہر حالت میں مہیا کرتے۔ میرا 1991ء میں Thyroid کا آپریشن پنڈی C.M.H میں ہوا۔ میرا بلڈ پریشر ہائی تھا۔ اس لئے وقت مقررہ پر آپریشن نہ ہوا۔ اگلے دن ہوا۔ ڈاکٹر بھائی چونکہ C.M.H میں موجود نہ تھے۔ جس ڈاکٹر بریگیڈیئر نے میرا آپریشن کرنا تھا۔ جب انہیں ایک واقف ڈاکٹر نے بتایا۔ تو بہت ہمدردی سے ان سرجن ڈاکٹر نے مجھے کہا۔ کہ آپ تسلی رکھیں۔ فکر نہ کریں۔ آپ ہماری بھی بہن ہیں۔ جس طرح ڈاکٹر ضیاء الحسن آپ کے بھائی ہیں۔ میں بھی آپ کا بھائی ہوں۔ غرض بڑا افسر ہو یا چھوٹا آفسر ہو۔ سب بہت احترام کرتے تھے ان کی زندگی میں جبکہ بھائی پنشن کی زندگی گزار رہے تھے۔ آرمی کی Butchery میں قربانی کا جانور بازار کے بھاؤ سے ریٹ کم ہوتا ہے 1993ء کی عید کی قربانی کے دنوں میں بھائی نے مجھے پوچھا۔ کہ اگر قربانی کا جانور خریدنا ہے تو مجھے بتانا۔ لہٰذا اتنا سستا ملا۔ کہ حیرت ہوئی۔ گویا کہ بھائی کی محبت و ہردلعزیزی اور دیانت و امانت کے لحاظ سے آپ نے اپنی زندگی میں جس اعلیٰ کردار اور اخلاق کا مظاہرہ کیا۔ وہ حقیقتاً احمدیت کی ایک عملی دعوت الی اللہ تھی۔ جو ایک بہت بڑی خصوصیت تھی۔ خصوصاً اس وجہ سے کہ آپ کی احمدیت کوئی چھپی ہوئی بات نہ تھی۔ ہر شخص جو آپ سے واقف تھا۔ وہ اس بات کو اچھی طرح جانتا تھا۔ کہ آپ احمدی ہیں۔ اور اسی کو اپنا دین و ایمان یقین کرتے ہیں۔ بعض ہماری پرانی غیر از جماعت کی فیملیز مذاق میں پوچھا کرتی تھیں۔ کہ آپ کے بھائی کو آرمی میں کیسے ترقی مل جاتی ہے؟ کیا آپ لوگ بڑے افسروں کو رشوت دیتے ہیں۔ میں کہتی کہ یہ محض اللہ کا فضل اور احمدیت کی برکت ہے۔

حکم ہے کہ اپنے گزرے اور فوت ہو جانے والوں کے ذکر خیر کو جاری رکھو۔ تاکہ ان کے عزیزوں۔ پیاروں اور تعلق رکھنے والوں میں ان کی خیر کی باتیں قائم رہیں۔ اور ان کے لئے دعائے خیر کی توفیق ملتی رہے۔ یوں تو اللہ کے فضل سے میرے اور بھی بھائی ہیں۔ سب نے والد صاحب کی وفات کے بعد والدہ صاحبہ و بہن بھائیوں کا ہر طرح خیال رکھا۔ مگر اس بھائی نے دریا کی طرح روپے پیسے سے ہمدردی سے تابعداری سے والدہ صاحبہ کی بہت دلجوئی و خدمت کی۔ کسی چیز کی کمی نہ ہونے دی۔ جو والدہ صاحبہ کے منہ سے نکلتا تھا۔ فوراً اسے پیشتر اس فرمائش کو محض اپنی نیکی کی وجہ سے پوری کرتے۔ صابر و شاکر انسان تھے۔ اپنی ضرورت محدود کر کے بہن بھائیوں میں بانٹ کر کھایا۔ گھر کا چھوٹے سے چھوٹا کام کرنے سے عار نہیں کیا۔ ہر ایک کے ساتھ ہمدردی سے پیش آتے۔ ہر ایک کا دکھ و مشکلات اپنا دکھ سمجھتے۔ وہ ایک ہمدرد شفیق وجود تھے۔ اپنے نفس کو تکلیف میں ڈال کر دوسروں کی خوشی اور آسودگی کا سامان پیدا کرنا۔ میرے بھائی کا شیوہ تھا۔ اتنے بڑے عہدہ پر ہوتے ہوئے غرور بالکل نہیں تھا۔ خاکساری طبیعت میں بہت تھی۔ کسی کو ڈاکٹری مدد درکار ہوتی۔ وہ بھی کرتے۔ خود بھی علاج کرتے۔ اور اپنی واقفیت کی بناء پر ماہر ڈاکٹر کو بھی دکھاتے۔ ملازمت دلانے میں بھی مددگار ہوتے۔ بعض ضرورت مندوں کی کثیر رقم سے شادی بیاہ و مکان کے لین دین کے وقت مدد کرتے۔ مدت کے بعد جب کوئی خود سے تعریف کرتا۔ تو ہمیں معلوم ہوتا۔ کہ بھائی نے کتنا ثواب کمایا ہے۔ واقعی ہمارا بھائی فرشتہ صفت انسان ہے۔ ڈاکٹر بھائی نرم مزاج کے دلجوئی کرنے والے دھیمے مزاج کے انسان تھے۔ بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ ذہین اور فطین تھے۔ قدوقامت کے لحاظ سے بھی بڑے وجیہہ تھے۔ اس بات کا کبھی غرور نہیں کیا۔ طبیعت میں سادگی بہت تھی۔ ہمیشہ مسکرا کر بات شروع کرتے تھے۔ بات بڑے اچھے انداز سے شروع کرتے۔ شروع میں ان کا جملہ سمجھ نہ آتا۔ مزاح سے بات شروع کرتے۔ مذہبی انسان تھے۔ جو بات معیوب ہوتی یا دینی لحاظ سے اچھی نہ ہوتی ان کی تربیت کرنے کا ان کا اپنا رنگ تھا۔ اصلاح کر دیتے۔ اور مذاق مذاق میں سمجھا بھی دیتے۔ جب کبھی ہم ایک دو بھائی بہنیں مل بیٹھتے۔ ہر کوئی اپنی بات کرتا۔ اسے دلچسپی سے سنتے۔ پھر ہلکا سا قہقہہ لگاتے۔ پھر اپنی بات کرتے۔ ہم سب ان سے فری تھے۔ جلسہ سالانہ ربوہ کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعد جلسہ کی باتیں گھنٹوں ہم سب بہن بھائی کرتے۔ تقاریر کرنے والوں کا ذکر خیر ہوتا۔ ان کے بارے میں خوب علم رکھتے۔ احترام کرتے۔ پھر جو امام جماعت اپنی تقریروں میں معرفت کی باتیں بتاتے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی آنے کی غرض وغایت بتاتے۔ نیک بننے و تقویٰ کی راہوں پر چلنے کی تلقین کرتے۔ اور صحیح دین حق کا نمونہ بننے کے لئے احمدیوں کو تلقین کرتے۔ ان جلسہ کی تقاریر کو ہم دوبارہ دہراتے۔ یہ عادت ہماری والدہ صاحبہ (وفات یافتہ) (اللہ ان کے درجات بلند کرے) کی تھی۔ جلسہ سالانہ یا کوئی اجلاس ہوتا۔ تقاریر کا ذکر کرتیں۔ اگر ہم ان کو کچھ نہ بتا سکتے۔ تو ناراض ہوتیں۔ کہ تم جلسہ پر نہیں میلے پر آئی ہو۔ اگر جلسہ کے دوران بات کرتے دیکھتیں۔ تو بہت برا مناتیں۔ اور کہتیں کہ دنیا کی خاطر سکول و کالجوں میں خاموش بیٹھا جا سکتا ہے۔ دین کی باتیں بھی خاموشی سے سنو۔

میرے بھائی نے کبھی کسی سے گلہ نہیں کیا۔ عادت نہیں تھی۔ کوئی زیادتی کرتا۔ بالکل اس کے جواب میں بولتے نہیں تھے۔ خاموش ہو جاتے۔ کبھی کسی سے ناراض نہیں ہوئے۔ بات بھول جاتے۔ فرشتہ صفت عادت تھی۔ بات خوب سمجھتے تھے۔ دوستی کا ہمیشہ ہاتھ بڑھایا۔ مقابلہ کرنے یا بدلہ لینے کی عادت نہیں تھی۔ ضدی بالکل نہیں تھے۔ Taste بہت اچھا تھا بچوں کا سامان خریدنا ہو۔ یا عورتوں کا فیشن ہو یا لڑکوں و مردوں کا فیشن ہو۔ رنگوں و کپڑوں کا بھی خوب علم تھا۔ اچھی خریداری کیا کرتے تھے۔ عمدہ کھانا کم گھی و مرچوں کا پسند کرتے۔ کھانے پینے میں صحت کے اصولوں کا زیادہ خیال کرتے۔ کبھی ان کا وزن غیر معمولی نہیں بڑھا۔ تحفے تحائف دینے کا بھی شوق تھا۔ جب کبھی بیرونی ممالک گئے۔ ہر خاندان کے ہر فرد کے لئے تحفہ لائے۔ تحفہ پر نام بھی لکھا ہوتا تھا۔ خط کا جواب جلد دینے کی عادت تھی۔ آپ اچھے انداز میں خط لکھا کرتے تھے۔ جب زندگی وقف کرکے تین سال کے لئے گیمبیا گئے۔ میں نے خط لکھا۔ مجھے بڑے اچھے انداز میں وہاں کے جغرافیائی۔ ملکی و معاشیاتی حالات لکھے۔ جماعت کے متعلق بھی اطلاعات بہم پہنچائیں۔ اور یہ بھی لکھا۔ کہ اگر احمدی کوئی تجارت کرنے کا خواہش مند ہو تو لنگی پاکستان سے Export کرکے یہاں تجارت ہو سکتی ہے۔ کیونکہ لوگوں کا لباس لنگی بھی ہے۔ پھر ایک Literary فلم The Root کی کہانی و شوٹنگ کے بارے میں لکھا۔ کہ یہاں ایک شہر یانجول ہے۔ اس شہر کی یہ کہانی ہے۔ اور اسی شہر میں بنی بھی تھی۔ اس کا ناول بھی لکھا ہوا ہے۔

بہت صابر انسان تھے۔ صبر کے گویا پہاڑ تھے۔ اللہ میاں کی گویا آزمائش میں کچھ عرصہ زندگی گزری۔ صبر و تحمل سے سب کچھ برداشت کیا۔

چند بچوں کی بیماریاں دیکھیں۔ خود ہاتھ سے بچوں کی آخری رسومات بھی ادا کیں۔ ہمیں بڑا دکھ ہوتا۔ اللہ کی رضا پر راضی رہتے۔

میرے بھائی مہمان نوازی کے وصف سے تو خاص کر جوانی ہی سے متصف تھے۔ مجھے یاد ہے۔ کہ بھائی ڈاکٹر ایئر فورس میں بدل کر پشاور آ گئے۔ اور S.M.O یعنی سینئر میڈیکل آفیسر سکاڈرن لیڈر کے طور پر بدلی ہوئی۔ خدام کے قائد بھی رہے۔ پشاور میں اپنے گھر میں اجلاس کراتے۔ بعض مرتبہ وردی اتارنے کی بھی مہلت نہ ملتی۔ اور خدام کی کیک پیسٹری سے خوب تواضع کرتے۔ معلوم ہوتا۔ جیسے کہ چائے پارٹی ہو رہی ہے۔ اس زمانے میں پشاور کی کیک پیسٹری بہت اعلیٰ ہوتی تھی۔ خدام کو کھلا کر بہت خوش ہوتے۔ جب گھر میں اچھا کھانا پکتا۔ تو فون سے والدہ سے معلوم کرا لیتے۔ کہ کوئی اچھی چیز پکی ہے۔ دوست کو ساتھ لے آتے۔ مجھے یاد ہے۔ جب بھائی کی بدلی کاکول میں ہوئی۔ باورچی مریضوں کے لئے مرغی کے گوشت کے ساتھ لکڑی کے ٹکڑے جو کہ مرغی کاٹتے وقت لگ جاتے تھے۔ بغیر گوشت دھوئے پکاتا تھا۔ T.B ہسپتال کے مریض شکایت کرتے تھے۔ لہذا بڑے عرصہ تک ہماری والدہ صاحبہ خود مرغی پکا کر ہسپتال بھجواتیں۔ اسی طرح فوجی افسران بھائی سے بہت خوش رہے۔ اور کئی غیر از جماعت افسر ہمارے بھائی کے دوست بن گئے۔ بعد میں انہوں نے رابطہ رکھا۔ ایک پٹھان بنوں کے رہنے والے کیپٹن نواب خان تھے۔ جب وہ صحت یاب ہو گئے اور سول میں ان کو JOB مل گئی۔ تو وہ بنوں سے مع چار عدد بچوں بیگم اور بڑے ٹرک کے سامان کے بغیر بتائے پشاور آ گئے۔ ایک ماہ رہے۔ جب گھر ملا۔ تب وہ چلے گئے۔ پنشن کے بعد بڑا گھر نچلی منزل میں بھی تین بیڈ معہ باتھ روم بنوائے۔ کہ مہمان ٹھہرا کریں گے۔ ایک کمرے کو مہمان کا کمرہ رکھا۔ جماعت راولپنڈی کے ہاں باقاعدہ مہمان خانہ کی سہولت نہیں تھی۔ اس کمی کو خندہ پیشانی اور بشاشت کے ساتھ اکثر اوقات پورا کرتے۔ مہمان کی خدمت سے خود بھی خوش ہوتے اور مہمان بھی ان کے جذبہ مہمان نوازی اور خدمت سے بے حد درجہ متاثر ہوتے۔ اپنے سسرال کی ہمیشہ عزت کی۔ ان کی ہر طرح خاطر و تواضع کی۔ ناراض کبھی نہیں ہونے دیا۔ والدین کی طرح عزت کی اور والدین والا درجہ بھی دیا۔

اکثر سچے خواب دیکھا کرتے تھے۔ پھر بتایا بھی کرتے تھے۔ کوئی گھبراہٹ کا خواب دیکھتے۔ بتاتے بتاتے خاموش ہو جاتے۔ پورا نہ بتا سکتے تھے۔ جب بھائی ڈاکٹر کے بیٹے تعلیم حاصل کر چکے۔ تو ان کی شادی کی فکر ہوئی تو ایک دن خواب دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے۔ کہ نسیم شاہ کی لڑکیاں ہیں۔ کسی نے اشارے سے بھی کہا۔ بھائی ڈاکٹر نے بتایا۔ کہ مجھے علم نہیں تھا۔ کہ یہ کون ہیں۔ بھائی نے ربوہ جا کر سید مسعود شاہ صاحب سے ذکر کیا تو انہوں نے بتایا کہ نسیم شاہ صاحب حضرت کے ماموں زاد بھائی ہیں جو کہ فوت ہو چکے ہیں۔ ان کی بیٹیاں ہیں۔ لہٰذا اللہ نے کیا کہ سچے خواب کی بناء پر وہاں ہی بیٹوں کی شادیاں ہوئیں۔

بھائی ڈاکٹر کے اللہ رکھے۔ تین بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔ دو لڑکے خیر سے ڈاکٹر ہیں۔ ایک بیٹا ڈاکٹر سید ریاض الحسن۔ زندگی وقف کرکے یوگنڈا گیا ہوا ہے۔ جو کہ بھائی ڈاکٹر کی زندگی میں گیا تھا۔ ان کی دعاؤں سے رخصت ہوا تھا۔ ابھی تک یوگنڈا میں ہی ہے۔ ایک بیٹی ہے۔ جس کی شادی نہیں ہوئی۔ میرا بھائی یہ حسرت لے کر اس دنیا سے چلا گیا۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ حسرت جلد پوری کردے۔ میرے بھائی کی روح کو سکون ملے۔ اور باقی بچے میرے بھائی کے نقش قدم پر چلیں۔ زندگی والے ہوں۔ نیک ہوں۔ خادم دین ہوں۔ آمین ثم آمین۔ میری بھابی کو بھی اللہ سکون دے۔ صحت کے ساتھ اپنے بچوں میں قائم رہیں۔ آمین

میرا بھائی احمدیت کا شیدائی تھا۔ زندگی بھر مرکز سے رابطہ رکھا۔ مربیان سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ غیر معمولی تعاون اور شفقت کا سلوک فرماتے۔ آپ سلسلہ کے فدائی امامت سے دلی وابستگی۔ محبت اور عقیدت رکھتے تھے۔ آپ مجاہد اور خدمت دین وخلق کے جذبہ سے سرشار تھے۔ آپ پرجوش داعی الی اللہ تھے۔ اور یہی جذبہ احمدی نوجوانوں میں پیدا کرنے کے خواہش مند تھے۔ آپ کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خاندان سے عقیدت و محبت تھی۔ بہت احترام کیا کرتے تھے۔ ایک ایک کو جانتے تھے۔ ملا کرتے تھے۔ ہماری والدہ صاحبہ کو بھی خاندان سے بڑی محبت تھی۔ ہر جلسہ سالانہ پر جا کر ملا کرتی تھیں۔ ہمیں بھی ملواتی تھیں۔ اس لئے ہم سب سے واقفیت ہے۔ کراچی میں جمیل کھوکھر مجھے ڈائریکٹری کہا کرتی تھیں۔ کہ آپا نصرت کو سب خاندان کے بچیوں و بچوں کے والدین کا علم ہے۔ جن کے نکاح کا اعلان دعا کے لئے چھپتا تھا۔ یہ محض اللہ کا فضل واحسان ہے کہ نیک بزرگوں کی اولاد کی صحبت ملی ہوئی ہے۔ حضرت امام جماعت الرابع نے بھی بہت اچھے الفاظ میں میرے بھائی ڈاکٹر کی وفات کا میرے بھائی سکاڈرن لیڈر سید محمد حسن سے لندن جلسہ 1994ء میں وفات پر افسوس کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ وہ نڈر اور دلیر احمدیت کے شیدائی انسان تھے۔ اور بلندی درجات کے لئے بھی دعا کی" میرے بھائی کی تعزیت کے لئے کثرت سے لوگ غیر از جماعت و احمدی آئے۔ خطوط و تاریں فون آئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بھائی جان کے درجات بلند کرے۔ ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

ہماری تاریخ

1924ء میں حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے یورپ کے تاریخی اور نہایت اہم اور موعود سفر پر تشریف لے جانے سے قبل 11۔ جولائی کو خطبہ میں اپنے بعد کام کی تفصیل بیان کی۔ ظاہر ہے کہ یہ انتظامیہ بھی ایک خاص اہمیت کی حامل تھی۔ سارے ہندوستان کے لئے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو امیر اور ان کے دو نائب بطور مشیر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو مقرر کیا اور فرمایا کہ مولوی شیر علی صاحب میرے نائب کی حیثیت سے ان امور کی (جو امامت سے تعلق رکھتے ہیں) اور ان میں میرا مشورہ نہیں ہو سکتا یا مشورہ کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کے مشورے سے طے کریں گے۔

اس کے علاوہ ایک مجلس شوریٰ مقرر کرتا ہوں جس میں مجلس مشاورت کے وہ ممبر جو قادیان میں ہوں یا باہر سے آئے ہوئے ہوں۔ مشورہ دیں گے۔ اس مجلس شوریٰ میں حسب ذیل ممبر ہوں گے مولوی سید سرور شاہ صاحب۔ قاضی امیر حسین صاحب۔ سید ولی اللہ شاہ صاحب۔ ماسٹر عبدالمغنی صاحب۔ قاضی عبداللہ صاحب۔ قاضی اکمل صاحب۔ مولوی فضل دین صاحب۔ میر محمد اسحاق صاحب۔ مولوی محمد اسماعیل صاحب۔ میر قاسم علی صاحب۔ شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور۔ ماسٹر عبدالرحمان صاحب۔ ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحب.......... میرا نائب عام طور پر اہم معاملات میں انہی لوگوں سے مشورہ لے گا جیسے میں بھی مشورہ لیتا ہوں۔

ان ارکان شوریٰ کی خصوصیات کا حضرت صاحب نے ذکر کرتے ہوئے ماسٹر صاحب کے متعلق فرمایا۔

ماسٹر عبدالرحمان صاحب نہایت اچھے کارکن ہیں۔ دعوت الی اللہ کا اتنا جوش ہے کہ بعض کی نظروں میں جنون ہے۔ ایسے وجود نہایت ہی مفید ہوتے ہیں اور تمام کے متعلق فرمایا یہ لوگ میری نظروں میں سلسلہ کے لئے اچھا کام کر سکتے ہیں۔ میں ان تمام لوگوں سے یہ امید رکھتا ہوں کہ وہ ایسے طور پر کام کریں گے کہ لوگوں کے دلوں کو ٹھیس نہ لگے۔

(الحکم 21۔ جولائی 1924ء)

ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ اخلاق میں ایک نمونہ ہو معاملات میں ایسی صفائی ہو کہ اگر ایک پیسہ بھی گھر میں نہ ہو تو امانت میں ہاتھ نہ ڈالیں اور بات اتنی میٹھی اور ایسی محبت سے کریں کہ دوسرے کے دل پر اثر پڑے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

خلافت لائبریری ربوہ

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بوسنیا امن بات چیت

ڈیٹن - اوہایو- امریکہ میں سابق یوگو سلاویہ (بوسنیا) کے متعلق فیصلے ہو رہے ہیں- یہ میٹنگ آج سے بیس پچیس دن پہلے شروع ہوئی تھی اور ابھی تک جاری ہے- اس میں تمام وہ لوگ جو ان فیصلوں سے متاثر ہوں گے- شامل ہیں- کہتے ہیں کہ اب آخری فیصلے کا وقت آگیا ہے- لیکن چونکہ رفتار مدھم ہے اس لئے صدر امریکہ بل کلنٹن نے اس بات پر زور دیا ہے کہ معاملات کو جلد جلد نبٹایا جائے- ایک اہم معاملہ بوسنیا کے دارالحکومت کا ہے- اور اسی معاملے پر زیادہ بحث ہوئی ہے- اور زیادہ دیر لگی ہے- لیکن بہرحال اب جو کہا جاتا ہے کہ معاملہ ختم ہونے والا ہے یہ بات خوش آئند ہے- اور ہو سکتا ہے کہ بل کلنٹن کے زور دینے پر طے بھی جلد ہو جائے-

OOO

اسرائیل شام بات چیت

شام اور اسرائیل اگرچہ کئی دفعہ کوشش کر چکے ہیں کہ ایک دوسرے کے قریب آئیں لیکن گولان پہاڑیوں کے خالی نہ کئے جانے کی وجہ سے کوئی معاہدہ طے نہیں پاتا- گذشتہ دنوں اسرائیل نے کہا تھا کہ امن کا معاہدہ ہو جائے پھر گولان پہاڑیاں آہستہ آہستہ درجہ بدرجہ خالی کر دی جائیں گی- لیکن شام کو اصرار رہا ہے کہ پہلے گولان پہاڑیاں خالی کی جائیں اور اس کے بعد امن معاہدہ پر دستخط آسان ہو جائیں گے- یہ جھگڑا کافی عرصہ سے چل رہا ہے اور طے نہیں پا رہا- یزک رابین کی وفات کے بعد اب ایسا لگتا ہے کہ شام اور اسرائیل اس معاہدہ کے سلسلے میں زیادہ قریب آ رہے ہیں- امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ وارن کرسٹوفر مزید اس میں دلچسپی لے کر جاتے ہیں کہ یہ معاملہ جلد حل ہو جائے- چنانچہ وہ شام کے صدر سے ملے ہیں اور اسرائیل سے بھی انہوں نے بات کی ہے- اور امید کی جاتی ہے کہ اب اسرائیل اور شام کے درمیان معاہدہ طے پا جائے گا-

OOO

سری لنکا- خانہ جنگی

کولمبو کی حکومت فوج کے ذریعے جافنا پر قبضہ کرنے کی کوشش کر رہی ہے- اگرچہ فوجیں جافنا سے صرف تین ساڑھے تین میل کے فاصلے پر ہیں- لیکن یہ فاصلہ طے کرنا بھی آسان نہیں- تامل ٹائیگر کے گوریلے اپنی مزاحمت کو تیز سے تیز تر کر رہے ہیں- اور بتایا گیا ہے کہ حکومت کا ایک ہوائی جہاز انہوں نے کشتیوں میں مشین گنیں رکھ کر سمندر میں گرا لیا ہے-

OOO

آٹھ لاکھ ڈالر انعام

گذشتہ دنوں ریاض میں امریکی فوجی دفاتر پر جو بم کا حملہ ہوا تھا- اور جس میں چھ افراد مارے گئے تھے اور تقریباً ساٹھ زخمی ہوئے تھے- کے متعلق اعلان کیا گیا ہے کہ جو شخص بھی اس حملے کے متعلق ایسی اطلاع دے گا جس سے حملہ کرنے والے گرفتار کئے جا سکیں اسے آٹھ لاکھ ڈالر انعام دیا جائے گا- جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے کہ امریکہ سے ایک ٹیم ریاض پہنچ چکی ہے تاکہ سعودی تفتیشی ٹیم کے ساتھ مل کر اس واقعہ کی تفتیش کی جا سکے- جہاں تک سعودی عرب کا تعلق ہے انہوں نے ان کے حکام سے کہا ہے کہ جب یہ شخص یا یہ لوگ پکڑے جائیں گے تو انہیں اسلامی سزا دی جائے گی- مذہب کے وزیر نے کہا ہے کہ اسلام اس بات کو ہرگز برداشت نہیں کرتا کہ تشدد سے کام لیا جائے یا انتہا پسندی اور دہشت گردی اختیار کی جائے- جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ غدار ہیں- اور انہیں اسلامی سزا دی جانی چاہئے- انہوں نے قرآن مجید کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ جو لوگ خدا تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور برائی کے کام کرتے ہیں یعنی برائی کے بیج بوتے ہیں ان کو موت کی سزا ملنی چاہئے- ان کو صلیب پر لٹکایا جائے یا ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے جائیں- سعودی عرب میں سختی کے ساتھ اسلامی سزائیں دی جاتی ہیں- اگر کوئی قتل کرے یا زنا کا مرتکب ہو یا منشیات کی فروخت کا دھندا کرے تو اس کا سر قلم کیا جاتا ہے- اور بعض ایسے جرائم ہیں جن میں سر قلم کرنے کے بعد انہیں پھانسی پر لٹکایا جاتا ہے- سعودی وزیر نے کہا ہے کہ لوگوں کو ہوشیار رہنا چاہئے اور جب بھی اور جہاں سے بھی ایسی اطلاع ملے جس سے اس واقعہ کا سراغ لگایا جا سکے فوراً حکومت کو اطلاع دینی چاہئے- یہ آٹھ لاکھ ڈالر کا انعام سعودی حکومت نے رکھا ہے- معلوم ہوتا ہے کہ امریکی بھی اس سلسلے میں خاصا بڑا انعام رکھنے والے ہیں- جو لوگ اس حادثہ میں مارے گئے ہیں- ان میں سے پانچ امریکن ہیں اور ایک بھارتی- اگرچہ یہ بھی کہا گیا تھا کہ اس بات کا امکان ہے کہ سات آدمی ہلاک ہوئے ہوں لیکن بعد میں امریکی سفارت خانے نے اعلان کیا کہ ساتویں آدمی کے متعلق یہ کہنا کہ وہ ہلاک ہوا ہے- درست نہیں ہے- انہوں نے ہسپتالوں سے پوری طرح اطلاعات حاصل کرلی ہیں-

OOO

کینیا کی یونیورسٹی میں

احتجاج

کہتے ہیں کہ کینیا کی سب سے بڑی یونیورسٹی میں جس کا نام کنیاٹا یونیورسٹی ہے طلباء نے اس بات پر احتجاج شروع کیا کہ کھانے پینے کی اشیاء بہت مہنگی ہوگئی ہیں چنانچہ اس احتجاج کے سلسلے میں انہوں نے یونیورسٹی کی توڑ پھوڑ شروع کردی اور حکومت کو فسادات کو رفع کرنے والی پولیس بلانی پڑی- حکومت نے یہ فیصلہ کیا کہ یونیورسٹی فوری طور پر بند کردی جائے- یونیورسٹی کے تین طلباء زخمی ہوگئے اور انہیں ہسپتال لے جانا پڑا- یہ یونیورسٹی نیروبی سے 20 کلو میٹر شمال مشرق کی طرف ہے- کہتے ہیں کہ ایک طالب علم بہت بری طرح سے زخمی ہوگیا یہ دراصل بھاگ رہا تھا اور ایک موٹر کے ساتھ ٹکرا گیا- گویا کہ زخم تو اس کے گہرے تھے مگر پولیس کی مار کی وجہ سے نہیں بلکہ کار سے ٹکرا جانے کی وجہ سے- کہتے ہیں کہ جب احتجاجی مظاہرہ جاری تھا تو طلباء نے یونیورسٹی کے کچنوں سے کھانا چرا لیا- اور کینٹین سے شراب بھی لوٹ کر لے گئے- اور کوشش کی کہ دفاتر کو اور بعض کمروں کو آگ لگا دی جائے-

OOO

الجزائر- میں صدارتی انتخاب

الجزائر کے صدارتی انتخاب میں فوجی صدر زیرول نے خاصی بڑی کامیابی حاصل کی ہے- الجزائر کی کل آبادی میں سے 16 ملین لوگ ووٹ دینے کا حق رکھتے ہیں- کہا جاتا ہے کہ جتنے لوگوں نے ووٹ دیا ان کا 61 فی صد زیرول کو ملا لیکن ایران نے اس انتخاب کو اس لئے رد کردیا ہے کہ یہ ممکن ہی نہیں کہ باشندے اس قدر تعداد میں اس قدر سختی سے حکومت کی مخالفت کر رہے ہوں اور ووٹ دینے کے وقت اتنے زیادہ ووٹ صدر کو مل جائیں ایسے صدر کو جس کی خاص طور پر مخالفت مقصود ہے- ان کے وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ 74 فی صد ووٹ پڑے اور ان میں سے اکثریت فوجی صدر کو ملی- دوسرے لوگوں کو بہت کم ووٹ ملے- ایک کو 25 فی صد اور ایک کو شائد 4 فی صد- گویا کہ بہت کم ووٹ- اس طرح فوجی صدر باقاعدہ جمہوری صدر بن گئے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ اب اسلامک فرنٹ کے ساتھ گفت وشنید کرنے میں خاصی آسانی رہے گی اور اس طرح ملک کے حالات کو بہتر بنایا جا سکے گا-

OOO

سابق صدر ارشاد کی خرابی صحت

ڈھاکہ سنٹرل جیل میں بنگلہ دیش کے سابق صدر حسین محمد ارشاد لمبی مدت کی جیل کاٹ رہے ہیں- کچھ عرصے سے وہ بیمار ہیں- اور دو ججوں کے پینل نے حال ہی میں فیصلہ کیا تھا کہ پانچ ڈاکٹروں کا بورڈ ان کا علاج کرے- اب ان کے خاندان کے افراد نے یہ مطالبہ پیش کیا ہے کہ انہیں ہسپتال میں داخل کیا جائے- اور یہ بھی کہا ہے کہ اگر ان کا صحیح طریق پر علاج نہ کیا گیا تو ڈر ہے کہ ان کی موت واقع ہو جائے گی- لیکن حکومت کا کہنا ہے کہ یہ مطالبہ اس لئے منظور نہیں کیا جا سکتا کہ ڈاکٹر پوری توجہ کے ساتھ ان کے علاج میں مصروف ہیں اور طبی رپورٹ یہ ہے کہ ان کی حالت پہلے سے بہتر ہو رہی ہے- حسین محمد ارشاد کی فیملی اس بیان کو رد کرتی ہے اور کہتی ہے کہ ان کی حالت خراب سے خراب تر ہو رہی ہے اور اگر فوری طور پر ہسپتال ان کو منتقل نہ کیا گیا جہاں علاج کی پوری سہولتیں میسر آسکتی ہوں تو ڈر ہے کہ وہ زیادہ دیر زندہ نہیں رہ سکیں گے لیکن بہرحال حکومت نے یہ مطالبہ مسترد کر دیا ہے-

OOO

شہزادی ڈیانا کا انٹرویو

شہزادی ویلز ڈیانا نے اپنے ایک انٹرویو میں جو خاص طور پر بی- بی- سی کو دیا گیا کہا ہے کہ وہ طلاق بھی نہیں چاہتیں اور وطن سے باہر جانا بھی انہیں منظور نہیں ہے انہوں نے وضاحت کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کے بچوں کا مستقبل برطانیہ میں ہے نہ کہ باہر- وہ اپنے باپ کے بعد دوسرے اور تیسرے نمبر پر بادشاہت کے امیدوار ہیں اور وہ چونکہ اپنے بچوں کا مستقبل تباہ نہیں کرنا چاہتیں اس لئے جو بھی حالات ہیں ان کے باوجود وہ نہ طلاق لینے کے لئے تیار ہیں اور نہ ملک سے باہر جانے کے لئے- انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ کسی طرح بھی شاہی خاندان کو برباد نہیں کر رہیں- انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ آزاد زندگی گذارنا چاہتی ہیں- اور یہ اسی طرح ممکن ہے کہ وہ برطانیہ میں رہیں-

OOO

جنوبی تامل ناڈو حکومت کو نوٹس

ہندوستان کے سب سے زیادہ خطرناک اغوا کرنے والے نے جنوبی تامل ناڈو کی حکومت کو نوٹس دیا ہے کہ اگر وہ فوری طور پر تین کروڑ روپے اسے نہیں دیں گے تو وہ جنگلات کے محکمہ ان تین افسروں کو جنہیں اس نے یکم نومبر کو اغوا کیا تھا نہیں چھوڑے گا- ایک انٹرویو میں جو ایک ہفتہ وار میں گذشتہ روز شائع ہوا- اس میں انہو نے کہا کہ تین کروڑ روپے سے کم پر وہ کسی طرح راضی نہیں ہو سکتے- یہ ڈاکو یا اغوا کرنے والا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شخص جس نے بڑی بڑی مونچھیں رکھی ہوئی ہیں اور جسے انسانیت کے لئے اور اسی طرح جنگلی حیات اور ماحولیات کے لئے خطرناک سمجھا جاتا ہے نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا کہ اگر میرا مطالبہ تاریخ مقررہ تک پورا نہ کیا گیا اور یا پولیس نے مجھے پکڑنے کی کوشش کی تو وہ دیکھیں گے کہ ان لوگوں کو جنہیں اغوا کیا گیا ہے ان کے سر قلم ہو چکے ہیں انہوں نے تامل ناڈو کے بزرگ سیاست دانوں اور ایک وزیر کے متعلق کہا کہ اگر وہ چاہتے تو یہ بات کوئی مشکل نہ تھی انہوں نے ایک شادی کے موقعہ پر جو رقم وہاں کے وزیر اعلیٰ نے اپنے لے پالک بیٹے کے لئے خرچ کی تھی اس کی طرف بھی اشارہ کیا۔ اور کہا کہ اگر وہ اتنا روپیہ شادی پر خرچ کر سکتی ہیں تو تین کروڑ روپیہ حکومت کے تین اہلکاروں کو چھڑانے کے لئے کیوں نہیں دے سکتیں یہ شادی جس کا اس نے ذکر کیا جس کے متعلق ہندوستانی اخبارات نے لکھا تھا کہ یہ اس صدی کی مہنگی ترین شادی ہے۔ جتنا روپیہ اس پر لگا تھا پہلے کبھی کسی نے کسی کی شادی پر خرچ نہیں کیا۔ اس اغوا کرنے والے کا نام ویرا تان ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ یہ چالیس سے پچاس سال کی عمر کے درمیان ہے۔ اس کے متعلق بتایا گیا ہے کہ اس نے تیس پولیس افسروں کو جنگلات کے محکموں کے افراد کو اور گاؤں کے 74 لوگوں کو قتل کیا ہے۔ اس کے علاوہ اس نے بہت سے ہاتھیوں کو اس لئے مارا کہ ان کے دانت فروخت کر کے روپیہ حاصل کرے۔ بہت سے اشخاص جنہیں اس نے قتل کیا ہے ان کے متعلق بتایا گیا ہے کہ انہیں بڑی بے دردی سے قتل کیا ہے۔ ان کے سر قلم کئے گئے اور اعضا کو بھی کاٹا گیا۔

○○○

نائیجیریا کے خلاف اقدامات

متحدہ عرب امارات پر زور ڈالا جا رہا ہے کہ وہ نائیجیریا کی حکومت کو بعض باتوں پر مجبور کرنے کے لئے تیل اور تجارت پر پابندیاں لگائیں۔ چنانچہ اس معاملے پر گفت و شنید کرنے کے لئے متحدہ عرب امارات کے وزیر خارجہ نے برسلز میں ایک میٹنگ کی جس کے دوران ان تمام باتوں پر غور کیا گیا۔ اس میٹنگ سے پہلے کہا گیا تھا کہ وزرائے خارجہ برسلز میں اس بات پر غور کریں گے کہ تیل کی خریداری کو روکا جائے۔ اسلحہ نائیجیریا سے ہرگز نہ لیا جائے اور ان سے کہا جائے کہ وہ اپنے آپ کو جمہوریت کی طرف لائیں۔

مسٹر کین سار او یوا جو ایک نامہ نگار اور انسانی اقدار کے پاسدار تھے۔ انہیں اور آٹھ دیگر افراد کو پھانسی دینے پر دنیا نے نائیجیریا کے خلاف بہت بڑا احتجاج کیا ہے۔ سویڈن اور یورپین پارلیمنٹ نے بھی کہا ہے کہ نائیجیریا پر پابندیاں لگنی چاہئیں۔ اگرچہ ان سب باتوں کے باوجود نائیجیریا نے کہا ہے کہ اس نے جو کچھ کیا وہ ٹھیک کیا ہے اور دوسرے ممالک کو ہرگز اس بات کا حق نہیں پہنچتا کہ وہ اس اندرونی معاملات میں دخل دے۔ لیکن اندرونی معاملات میں دخل دینا اور بات ہے اور وہاں پر جو کچھ ہو رہا ہے اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس پر پابندیاں لگانا اور بات ہے۔

○○○

حماس۔ سیاسی پارٹی

بتایا گیا ہے کہ حماس جو ایک اسلامی مزاحمتی تحریک ہے اب ایک سیاسی پارٹی قائم کرنا چاہتی ہے۔ اس سیاسی پارٹی کا نام اسلامک نیشنل سالویشن پارٹی تجویز کیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس پارٹی کی تشکیل کا عنقریب اعلان کر دیا جائے گا۔ یہ پارٹی صرف حماس کے ممبروں کی پارٹی نہیں ہو گی اس میں حماس سے نکالے ہوئے حماس کے سابق ممبر بھی شامل ہو سکیں گے اور یہ سب فلسطینیوں کو دعوت دے گی کہ وہ اس میں شمولیت اختیار کریں۔ بلکہ عیسائیوں کو بھی اگر وہ چاہیں تو اس میں شمولیت کی اجازت ہو گی۔ یہ بات اسلامک یونیورسٹی میں جو حماس کا ایک مضبوط اڈہ ہے بتائی گئی ایک اور لیڈر نے کہا کہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس سیاسی جماعت کا حماس کے ساتھ کوئی تعلق ہو گا یا نہیں۔ حماس نے گذشتہ دو سال میں اسرائیلیوں پر درجنوں حملے کئے ہیں۔ تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ یہ پارٹی بنائی ہی اس لئے جا رہی ہے کہ حماس کا جو تشخص ہے اس سے پرے ہٹ کر ایک سیاسی پارٹی ہو جو اپنے رنگ میں کام کر سکے اور جس پر بے وجہ تشدد کا الزام نہ لگایا جا سکے۔ لیکن یہ بات تو پارٹی کی تشکیل کے بعد اس کی کارکردگی ہی سے معلوم ہو گا کہ اس پارٹی کو کیا کچھ کرنا ہے۔

○○○

ایران۔ محمود مسطیری کی حمایت میں

ایران کے نائب وزیر خارجہ علاؤالدین نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کے نمائندے محمود مستیری نے افغانستان کے لئے جو تجویز پیش کی ہے ایران اس کی حمایت کرتا ہے اور دیگر اسلامی ممالک سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ بھی اس کی حمایت کریں۔ تجویز یہ ہے کہ کابل میں افغانستان کے 28 سرکردہ افراد کی ایک کونسل بنائی جائے جسے صدر برہان الدین ربانی اقتدار منتقل کر دیں۔ علاؤالدین کا کہنا ہے کہ یہ افغانستان میں قیام امن کا پہلا اقدام ہو گا۔ اور اگر اس پر عمل کر لیا جائے تو امید ہے کہ جلد ہی تمام جھگڑے ختم ہو جائیں گے اور ایک مرکزی حکومت قائم ہو جائے گی۔ پاکستان کا نام تو انہوں نے نہیں لیا لیکن اشارتاً یہ کہا ہے کہ اس ملک کو چاہئے کہ ہمارے ساتھ اس تجویز کے سلسلے میں تعاون کرے۔ پاکستان نے اس تجویز کو اس لئے مسترد کر دیا ہے کہ اس میں انتقال اقتدار کی کوئی ایسی شق شامل نہیں ہے جس کی وجہ سے بغیر کسی مزید تردد کے انتقال اقتدار ہو سکے۔ اصل بات چونکہ انتقال اقتدار کی ہے۔ اس لئے جب تک ایسی کوئی شق تجویز میں موجود نہ ہو تجویز کا منظور کیا جانا بے فائدہ ہے۔ اگر 28 افراد اکٹھے بھی ہو جائیں اور وہ اپنی کونسل کے ذریعہ حکومت کرنا چاہیں لیکن انتقال اقتدار کا کوئی فارمولا نہ ہو تو نہیں کہا جا سکتا کہ انہیں اقتدار مل جائے گا۔ اور صدر برہان الدین ربانی اقتدار سے الگ ہو جائیں گے۔

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم ایم ثناء اللہ ناصر صاحب چندر کے منگولے (نارروال) کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 95-11-9 کو بیٹے سے نوازا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو نیک و خادم دین بنائے۔

اعلان دار القضاء

○ (مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم خلیل احمد صاحب)

محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ نے درخواست دی ہے۔ کہ ان کے خاوند مکرم خلیل احمد صاحب ولد محمد اسماعیل صاحب گول بازار ربوہ۔ قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کی جائیداد ایک مکان اور دو دوکانیں ہیں۔ جو قطعہ نمبر 5/4 واقع دار الصدر (برقبہ دس مرلے) گول بازار ربوہ پر تعمیر شدہ ہیں۔ ورثاء میں یہ جائیداد شرعی حصص کے مطابق تقسیم کر دی جائے۔

جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرمہ امتہ المجید صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرم نصیر احمد صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم حمید احمد صاحب (بیٹا)
5۔ مکرم عزیز احمد صاحب (بیٹا)
6۔ مکرمہ بشریٰ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

○ (محترمہ قدسیہ افضل صاحبہ بابت ترکہ محترمہ فاطمہ خاتون صاحبہ)

محترمہ قدسیہ افضل صاحبہ اہلیہ مکرم ظہور احمد صاحب وڑائچ اسلام آباد نے درخواست دی ہے۔ کہ ان کی والدہ محترمہ فاطمہ خاتون صاحبہ اہلیہ راجہ محمد افضل صاحب۔ قضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 2/7 دار الرحمت رقبہ دس مرلے الاٹ شدہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ میں ان کی واحد وارث ہوں۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

رپورٹ زیارت مرکز واقفین نو

واقفین نو P.A.F سرگودھا

○ 4۔ نومبر 1995ء کو 9 واقفین نو اور 26۔ دیگر احباب و والدین پر مشتمل وفد زیارت مرکز کے لئے ربوہ قریباً سوا گیارہ بجے پہنچا۔

وفد کو دار الضیافت، بیوت الحمد، نمائش، دریا، بہشتی مقبرہ، بیت المبارک، قصر (امامت) کی سیر کروائی گئی۔ دریا میں کشتی کی سیر سے بھی بچے محظوظ ہوئے۔ وفد کی ملاقات مکرم چوہدری محمد علی صاحب وکیل وقف نو کے ساتھ کروائی گئی جنہوں نے وفد کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ ان کے ساتھ وفد کی گروپ فوٹو بھی ہوئی۔

اسی روز شام قریباً ساڑھے پانچ بجے وفد ربوہ کی یادیں دل میں لئے اور دوبارہ آنے کا وعدہ کرتے ہوئے دعا کے ساتھ واپس روانہ ہوا۔

وفد کے قیام و طعام کا عمدہ انتظام دار الضیافت کی طرف سے کیا گیا۔ جس کے لئے وکالت ان کی ممنون ہے۔

نیز وکالت مکرم مشہود احمد صاحب طور مربی سلسلہ، مکرم ناصر احمد صاحب جوئیہ سیکرٹری وقف نو اور ان کے ساتھ تعاون کرنے والے تمام احباب کی ممنون ہے جن کے ذریعہ یہ کامیاب پروگرام پایہ تکمیل کو پہنچا۔

(وکالت وقف نو)

بقیہ صفحہ 3

میں یہ لفظ استعمال فرما رہے ہیں۔ میں ہمیشہ عرض کرتا۔ کہ دعا کے لئے حاضر ہوا ہوں آپ جواباً فرماتے دعا تو میں آپ کے لئے کرتا ہوں۔ میں یہ ارشاد سن کر یوں محسوس کرتا کہ آپ نے مجھے سب کچھ دے دیا۔ دل خوشی سے بھر جاتا۔ پس رخصتی کے لئے عرض کرتا۔ تو آپ باہر کے گیٹ تک میرے ساتھ تشریف لاتے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 25- نومبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 11 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 24 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت مسٹر فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ صدارتی نظام کی باتیں صرف افواہیں ہیں۔ آئین میں اس کی گنجائش نہیں۔ انہوں نے کہا کہ آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک سے امداد کے لئے مذاکرات کا یہ مطلب نہیں ہے کہ پچھلے بجٹ سے پہلے کی شرائط بھی مان لیں۔ انہوں نے کہا کہ میں چیف ایگزیکٹو نہیں ہوں میری صرف آئینی ذمہ داریاں ہیں۔ انہوں نے اس رائے کا اظہار کیا کہ پورے ملک کے نظام تعلیم کو نئی بنیادوں پر استوار کیا جائے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ بے نظیر نے حالات خود خراب کئے اور ملبہ اسلام پر ڈال دیا ہے۔ بے نظیر اپنی اور آصف زرداری کی لوٹ مار سے توجہ ہٹانے کے لئے وزیر داخلہ سے بیانات دلوا رہی ہیں۔ انہوں نے کتنا ٹیکس جمع کرایا۔ قوم جانتی ہے ملک سے وفادار کون ہے حکومت کراچی کا مسئلہ حل کرنے میں مخلص نہیں۔ یہی صورت حال رہی تو کوئی کراچی جانے کی جرات نہیں کرے گا۔ اپنی رہائش گاہ ماڈل ٹاؤن پر خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنی کمائی کا بڑا حصہ قوم کو دیا۔ بے نظیر بتائیں انہوں نے کیا دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اور بے نظیر کو ایک پلڑے میں ڈالنے والوں کی دال نہیں گلے گی۔ قوم جانتی ہے کہ ہم میں اور بے نظیر میں کیا فرق ہے۔

○ وزیر اعلیٰ سندھ عبداللہ شاہ کے بھائی۔ ان کے دوست اور ڈرائیور کو کراچی میں قتل کر دیا گیا۔ مسٹر احسان علی شاہ محکمہ فوڈ میں ڈپٹی ڈائریکٹر تھے۔ کار میں سوار نامعلوم دہشت گردوں نے ان کی کار پر فیڈرل بی ایریا کراچی میں حملہ کیا۔ اور تینوں افراد موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے۔ حملہ آور گھات لگائے بیٹھے تھے وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم جو اندرون سندھ میں تھے اس واقعہ کی اطلاع ملتے ہی کراچی پہنچ گئے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ ایسے شواہد سامنے نہیں آئے کہ وزیر اعلیٰ سندھ کے بھائی کے قتل میں ایم کیو ایم ہی کا ہاتھ ہے۔ ابھی تک کوئی گرفتاری بھی عمل میں نہیں آئی۔ تاہم وفاقی وزیر داخلہ نے اس قتل کی ذمہ داری ایم کیو ایم پر عائد کی ہے۔

○ سندھ کے سابق وزیر اعلیٰ مسٹر ممتاز بھٹو نے کہا ہے کہ کراچی کی علیحدگی کی بات ہوئی تو سندھ کی آزادی کا اعلان کر دیں گے۔ بے نظیر اور نواز شریف دونوں نے پاکستان کا دیوالیہ نکال دیا ہے۔ دونوں کا ایک دوسرے کو سیکیورٹی رسک کہنا درست ہے۔

○ سینئر وزیر مسٹر مشتاق اعوان نے کہا ہے کہ مذہبی رہنماؤں کی گرفتاریوں پر حکومت سے اختلاف ہے۔ حکومت تمام سیاسی و دینی جماعتوں کی حیثیت تسلیم کرتی ہے۔ اسے علماء اسلام کا تعاون بھی حاصل ہے۔ تاہم گرفتاریاں رہنماؤں کے تحفظ کے پیش نظر کی گئیں۔

○ کراچی میں اہم تجارتی مراکز اور پولیس ہیڈ آفس کے قریب بم کا زبردست دھماکہ ہوا۔ جس سے ایک شخص ہلاک اور چار گاڑیاں تباہ ہو گئیں کار پارکنگ میں دھماکے سے اطراف کی عمارتوں کے شیشے ٹوٹ گئے پورے علاقے میں بھگدڑ مچ گئی بم دیسی ساخت کا تھا اور دو کاروں کے درمیان رکھا گیا تھا ہلاک ہونے والا نوجوان گاڑیاں صاف کرتا تھا۔

○ وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور شاہ محمود قریشی نے کہا ہے کہ وزیر داخلہ نے نواز شریف کے خلاف ثبوت اکٹھے کر لئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس سال دنیا بھر میں کپاس کم پیدا ہوئی ہے لیکن پاکستان اس کی پیداوار بڑھی ہے۔

○ کراچی میں مزید 5- افراد مارے گئے۔ چیک پوسٹ پر دہشت گردوں نے حملہ کیا۔

○ بنگلہ دیش کی وزیر اعظم نے پارلیمنٹ توڑنے کا اعلان کر دیا ہے اس پارلیمنٹ کی معیاد 4- اپریل 1996ء تک تھی۔

○ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم سردار عبدالقیوم نے کہا ہے کہ آزاد کشمیر میں انتخابات اقوام متحدہ کی نگرانی میں کرائے جائیں عالمی نگرانی میں ان انتخابات کے ذریعے جو قیادت وجود میں آئے گی وہ مسئلہ کشمیر پر بین الاقوامی مذاکرات میں حصہ لے سکے گی۔

○ لاہور سمیت متعدد شہروں میں دینی رہنماؤں کی گرفتاری کے خلاف یوم احتجاج منایا گیا۔ حکمرانوں کے خلاف نعرے لگائے گئے۔ وزیر داخلہ کی برطرفی اور نظر بند کارکنوں کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔

○ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے چیئرمین راؤ ہاشم نے کہا ہے کہ اگر اپوزیشن تعاون کرے تو حکومت بنگلہ دیش کے ساتھ کنفیڈریشن قائم کر سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف فیملی کے اربوں کے قرضوں کی وصولی اور مقدمات کے اندراجات کا سلسلہ بند کر دیا جائے تو یہ تمام لوگ راضی ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن خواتین کی نشستوں کی بحالی اور آٹھویں ترمیم کے خاتمے کے بارے میں پیشکش کا مثبت جواب دینے پر تیار نہیں۔

○ کابل کے نواح میں شدید لڑائی جاری ہے۔ طالبان نے بلگرام کی جانب پیش قدمی کی ہے۔ سرکاری فوج کی چوتھی کور نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ بٹ خیلہ پر قبضہ کر لیا گیا ہے دوسری طرف سرکاری فوج نے پل چرخی کے محاذ اور کابل کے نواحی علاقے میں طالبان کے ٹھکانوں کو شدید نقصان پہنچانے کا دعویٰ کیا ہے۔

○ سری لنکا کی فوج نے تامل علیحدگی پسند گوریلوں کے ہیڈ کوارٹر جافنا کی مکمل ناکہ بندی کر لی ہے۔ جافنا آنے جانے والے تمام راستے کاٹ دیئے گئے ہیں۔ تامل ٹائیگرز کی بڑی تعداد جزیرے میں پھنس کر رہ گئی ہے فوجی آپریشن کی کامیابی پر سنہالی مسلمانوں نے سکھ کا سانس لیا ہے۔

○ دادو میں کار نہر میں جا گرنے سے 6- افراد ہلاک ہو گئے۔

○ آئندہ چند روز میں بڑے پیمانے پر غیر ملکیوں کا پاکستان سے انخلا متوقع ہے۔

○ بنگلہ دیش کے دارالحکومت ڈھاکہ میں پاکستانی سفارت خانے کے سامنے بنگالیوں نے مظاہرہ کیا اور کراچی سے بنگالیوں کو نکالے جانے کے خلاف احتجاج کیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان بنگلہ دیش میں رکے ہوئے اڑھائی لاکھ بہاریوں کو قبول کرے۔ خیال ہے کہ پاکستان 15- لاکھ بنگالی باشندوں کو ملک بدر کرنا چاہتا ہے۔ اور چند سو کی تعداد میں بنگالیوں کو واپس بھیجا بھی جا چکا ہے۔

ڈاکٹر مرزا رفیق احمد عابد خطوط کے ذریعہ مشورہ بھی دیتے ہیں۔ جوابی لفافہ ارسال کریں
پرانی اور نئی امراض کیلئے
المنیب پولی کلینک
نظام مارکیٹ گولبازار ربوہ

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
فون: دوکان: 649 گھر: 212300

ہائی کوالٹی ڈش
آزمودہ
گارنٹی شدہ
اپنے گھر کے ماحول کو پاکیزہ بنائیں
احمدیہ ٹیلیویژن کیلئے ڈش لگوائیں
بہترین رزلٹ اور مضبوط ڈش انٹینا کیلئے
بس ایک ہی نام
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 211274

برائے فروخت
1- 2 ایکڑ سے زائد زمین سرگودہا روڈ پر احمد نگر اڈہ کے عین ساتھ۔ 2- کالج روڈ پر محلہ دارالبرکات میں نہایت باموقع کوٹھی (کمرشل و رہائشی)
3- دارالصدر غربی میں خوبصورت کوٹھی رقبہ 4 کنال
4- دارالیمن میں سرگودہا روڈ پر کمرشل و رہائشی پلاٹ 1 کنال 1/2 کنال 5- دارالرحمت غربی میں غلہ منڈی میں 7 مرلہ کا خوبصورت مکان معہ دکانیں
رابطہ: چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212379

کامیاب علاج
ہمدردانہ مشورہ
مطب ناصر دواخانہ
گولبازار۔ ربوہ
فون
04524-212434

اکسیر موٹاپا 30/-
ہمدرد نسواں حب اطریفل 20/-
دوائی فضل الٰہی برائے اولاد نرینہ 150/-
زد جام عشق 600/-
اکسیر لیکوریا کیپسول 30/-
کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے 20/-
سفوف اکسیر شوگر 30/-
جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ فون: 659